www.KitaboSunnat.com

پتھر کا شہر، پتھر کے لوگ

آغا اشرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

پتھر کا شہر‘ پتھر کے لوگ

آغا اشرف

دعوۃ اکیڈمی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی۔ اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب	:	پتھر کا شہر پتھر کے لوگ
مصنف	:	آغا اشرف
فنی تدوین	:	ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر۔ فرید بروہی۔ رئیس احمد مغل
سرورق	:	سید مبین الرحمٰن
نگران طباعت	:	حیران خٹک
کمپوزنگ	:	محمد ظفر
طابع	:	ادارہ تحقیقات اسلامی پریس، اسلام آباد
اشاعت اوّل	:	۲۰۰۰ء
اشاعت دوم	:	۲۰۰۸ء
تعداد	:	پانچ ہزار
قیمت	:	-/۲۸ روپے

ISBN 978-969-556-097-6

ناشر

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی۔ اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتھر کا شہر' پتھر کے لوگ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کی وفات کے بعد قریش مکہ کے حوصلے اتنے بڑھ گئے کہ وہ آپؐ کو پہلے سے زیادہ پریشان کرنے لگے۔ آپؐ کا جینا دوبھر کر دیا گیا۔ آپؐ نے طائف چلے جانے کا ارادہ کیا جو مکہ سے پچاس میل دور حجاز کا دوسرا بڑا شہر تھا۔

اس سفر میں رسول اللہ کے آزاد کیے ہوئے غلام اور منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپؐ کے ہم سفر تھے۔ مکہ سے چلے تو راستے کے لیے نہ سامان پاس تھا نہ کوئی سواری۔ سخت گرمی میں بھوکے پیاسے رہتے ہوئے یہ سفر پیدل طے کیا۔ طائف میں اس وقت عمرو بن عمیر کے تین بیٹے عبد یالیل' مسعود اور حبیب شہر کے بڑے لوگ سمجھے جاتے تھے۔ ان کا بڑا نام تھا۔ رسول اللہؐ ان تینوں بھائیوں سے ملے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔

آپؐ نے فرمایا:

''میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں اور تمہیں اسلام لانے کی دعوت دیتا ہوں''۔ یہ تینوں بھائی بڑے بدزبان' گستاخ اور بداخلاق تھے۔ رسول اللہ سے انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے سیدھے منہ بات نہ کی۔ آپؐ سے بری طرح پیش آئے۔ آپؐ کی باتوں کا ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔

ہر زمانے میں دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی موجود رہے ہیں جنہوں نے دولت کے نشے میں انسانی زبان میں بات کرنا اپنی توہین سمجھا ہے۔ زمین پر اٹھلا کر یوں چلتے رہے ہیں جیسے خدا نہیں' وہ اس دنیا کے مالک ہوں۔ ان تینوں بھائیوں نے رسولؐ کی بات پر کان نہ دھرا تو آپؐ نے شہر کے ایک بازار میں کھڑے ہو کر لوگوں کو حق کا پیغام دیا۔

''اے لوگو! میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ مجھے اس لیے بھیجا گیا ہے کہ حق کا پیغام تم تک پہنچا دوں۔

اے لوگو! اللہ کی طرف آؤ' جس کا کوئی شریک نہیں۔ بتوں کو چھوڑ دو۔ بُرے کاموں سے باز آؤ۔ اچھے کام کرو''۔

رسول اللہ کا وعظ ابھی جاری تھا کہ شور سنائی دیا۔ عبد یالیل اور اس کے دونوں بھائیوں نے آوارہ لونڈوں کو دولت کا لالچ دے کر بھیجا تھا کہ وہ آپؐ کو پتھر ماریں۔ آپؐ کا مذاق اڑائیں۔ آپؐ کو شہر سے باہر نکال دیں۔ ایک پل بھی کہیں ٹھہرنے نہ دیں اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ آپؐ کو پتھر مارتے ہوئے شور مچانے لگے۔ یہ دیکھ کر دوسرے لوگ بھی ان کے ساتھ مل گئے۔ وہ بھی پتھر مارنے لگے۔ چاروں طرف سے پتھر برسنے لگے۔ آپؐ جس طرف اپنا مبارک قدم اٹھاتے اسی جانب پتھراؤ کیا جاتا۔

حضرت زید بن حارثہؓ نے رسول اللہ کو پتھروں سے بچانے کی بڑی کوشش کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود بھی زخمی ہوئے۔ بڑی چوٹیں کھائیں لیکن پتھروں کی بارش رُکنے میں نہ آ رہی تھی۔

رسول اللہ نے دعا مانگی:

''اے اللہ! میں اپنی بے کسی، بے سروسامانی اور ان لوگوں کی نظروں میں اپنی بے قدری کی فریاد تجھی سے کرتا ہوں۔ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے تو ہی عاجزوں اور بے کسوں کا مالک ہے اور میرا مالک بھی تو ہی ہے''۔

رسول اللہ حضرت زید بن حارثہؓ کا سہارا لے کر بڑی مشکل سے ان شیطانوں کے گھیرے سے نکلے۔ ایک طرف آہستہ آہستہ چلنے لگے لیکن چلنا دشوار ہو رہا تھا۔ پتھر زیادہ تر رسول اللہ کے مبارک قدموں اور پنڈلیوں پر گر رہے تھے۔ خون بہہ رہا تھا۔ دو میل تک ان وحشیوں نے آپ کا پیچھا کیا اور پھر لوٹ گئے۔

حضرت زید بن حارثہؓ کا سہارا لے کر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آپؐ ابھی تھوڑی دور گئے تھے کہ انگوروں کا ایک باغ نظر آیا۔ آپؐ نے اس باغ میں پناہ لی۔ انگوروں کی بیلوں کے سائے میں بیٹھ گئے۔ اس باغ کا مالک ایک امیر آدمی عتبہ بن ربیعہ تھا۔ اس نے اپنے باغ کی رکھوالی کے لیے ایک ملازم رکھا ہوا تھا۔ جس کا نام عداس تھا۔ وہ عیسائی تھا۔ جو کچھ ہوا تھا وہ دیکھ چکا تھا۔ وہ انگوروں کا ایک خوشہ توڑ لایا۔ بولا:

''یہ انگور کھالیں''۔

رسول اللہ نے اس کی پیش کش کو قبول فرمایا۔ بسم اللہ پڑھ کر انگور کا دانہ لیا۔

عداس نے آپؐ کے چہرۂ مبارک پر نظر ڈالی۔ حیرت سے بولا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''خدا کی قسم! اس شہر کے لوگ کوئی چیز کھانے پینے سے پہلے یوں نہیں کہتے''۔
''تم کس شہر سے ہو؟'' رسول اللہ نے پوچھا۔
''میں نینوا کا باشندہ ہوں''۔ عداس نے کہا۔
''تمہارا دین کیا ہے؟''۔ رسول اللہ نے پوچھا۔
''میں نصرانی ہوں''۔ عداس نے جواب دیا۔
''سبحان اللہ۔ صالح مرد یونس بن متی کی بستی سے''۔ رسول اللہ نے فرمایا۔
''آپ کو کیسے معلوم ہے کہ یونس بن متی کون ہے؟'' عداس نے کہا۔
''وہ میرا بھائی ہے۔ وہ نبی تھا اور میں بھی نبی ہوں''۔ رسول اللہ نے فرمایا۔

عداس نے جھک کر رسول اللہ کا ہاتھ چوما۔ ادب سے سر جھکا کر ایک طرف بیٹھ گیا۔ اور طائف کے لوگوں نے اللہ کے رسولؐ کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس کی مذمت کی۔

حضرت زید بن حارثہؓ کو اپنے زخموں کی تو کچھ پرواہ نہ تھی۔ رسول اللہ کے زخموں سے بہتے خون کو دیکھ کر بڑے بے چین ہو رہے تھے۔ پانی لائے اور رسول اللہ کے زخموں سے خون دھونے لگے۔ انگوروں کے باغ میں تھوڑی دیر سستا کر رسول اللہ حضرت زید بن حارثہؓ کے سہارے تھوڑی دور چلے۔ دھوپ بڑی تیز تھی اور بلا کی گرمی تھی۔ آپؐ ایک گھنے پیڑ کے سائے میں ٹھہر گئے لیکن گرمی نے یہاں بھی چین نہ لینے دیا' زخموں کی تکلیف بھی بے چین کر رہی تھی۔ حضرت زید بن حارثہؓ کا سہارا لے کر پھر چلنے لگے اور ابھی چند قدم ہی چلے ہوں گے کہ اچانک فضا میں ایک بادل نمودار ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ کے سر کے اوپر آ کر رک گیا۔ آپؐ کے سر پر سایہ ہو گیا۔ آپؐ نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ بادل میں حضرت جبریل علیہ السلام نظر آئے۔ عرض کیا:

''یا محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی باتیں سنیں اور جو کچھ اس شہر کے لوگوں نے کیا' سب کچھ دیکھا۔ یہ دیکھیے پہاڑوں کے فرشتے کو آپ کے پاس بھیجا گیا ہے۔ آپؐ اس پتھر کے شہر کے پتھر دل لوگوں سے جو کچھ کرنا چاہیں اس کو حکم دیں''۔

اس پر پہاڑوں کا فرشتہ بادل سے نمودار ہوا اور عرض کیا۔

''یا محمدؐ! میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے' اگر آپ چاہیں تو میں ان دو پہاڑوں کو آپس میں ملا دوں تا کہ یہ پتھر دل لوگ ان میں پس کر رہ جائیں جس طرح چکی کے دو پاٹوں میں دانے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا۔

''نہیں......نہیں...... میں ایسا نہیں چاہتا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دے۔ یہ گمراہ لوگ اندھیرے سے نکل کر اُجالے میں آ جائیں۔ ان کی دنیا اور عاقبت سنور جائے۔ سیدھے راستے پر چلنے لگیں۔ یہ نہیں تو ان کی نسل میں ایسے لوگ ہوں جو ہدایت قبول کر لیں''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے تو مقام نخلہ میں قیام فرمایا۔ آدھی رات گئے تہجد کی نماز میں مصروف ہوئے۔ تلاوت قرآن پاک شروع کی۔

اسی اثنا میں جنّوں کی ایک جماعت ادھر سے گزری۔ قرآن مجید کی تلاوت سُنی تو وہ سب ٹھہر گئے۔ آپس میں کہنے لگے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سب چپ ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھا جا رہا ہے۔ ادب اور قاعدے سے سب یہاں بیٹھ جاؤ اور سنو"۔

وہ سب خاموش ہو کر قرآن مجید کی تلاوت سنتے رہے۔ مگر ظاہر نہ ہوئے تا کہ تلاوت میں خلل نہ پڑے اور جب رسول اللہ تلاوت کر چکے تو جنوں کی جماعت چپکے سے وہاں سے چلی گئی۔

رسول اللہ طائف تشریف لے گئے تھے کہ وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں لیکن وہ تو قریش مکہ سے بھی ظالم نکلے۔ بدسلوکی اور بے ہودگی کی انتہا کر دی۔ انسان کے بجائے چلتے پھرتے پتھر بن گئے اور اللہ کے رسولؐ پر ہی برس پڑے۔ آپؐ کو کہیں کوئی گوشۂ عافیت نظر نہ آیا۔ جاتے تو کہاں جاتے۔ اللہ کی اتنی لمبی چوڑی زمین تنگ نظر آ رہی تھی۔ ہر طرف برائیوں کا سیلاب بہہ رہا تھا۔ جسے روکنے کے لیے ہی تو رسولؐ اللہ دنیا میں تشریف لائے تھے' طائف کے لوگوں نے ستایا تو آپؐ پھر مکہ کی طرف سفر کرنے لگے۔ اس سفر میں بھی آپؐ کے پاس کھانے پینے کا سامان نہ تھا اور نہ کوئی سواری تھی۔ یہ سفر پہلے سے زیادہ کٹھن تھا کیوں کہ بھوکے پیاسے ہونے کے علاوہ آپؐ زخمی بھی تھے۔

مکہ کے قریب پہنچ کر رسول اللہ نے پہاڑوں میں ایک جگہ قیام فرمایا اور حضرت زید بن حارثہؓ کو اپنا پیغام دے کر مکہ کے ایک با اثر شخص اخنس بن شریق کے پاس بھیجا۔ حضرت زید بن حارثہؓ گئے اور اسے پیغام دیا:

"میرے آقا طائف سے تشریف لے آئے ہیں اور مکہ سے باہر ایک جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف فرما ہیں۔ وہ چاہتے ہیں تم اگر چاہو تو تمہاری پناہ میں رہ کر اللہ تعالیٰ کا پیغام عام کریں“۔

یہ سن کر اخنس گھبرا گیا۔ خوف کے مارے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ بولا:

”نہیں......نہیں...... میں اس کو کیسے پناہ دے سکتا ہوں۔ ساری قوم جس کے خلاف ہو رہی ہے۔ کیا میں تم لوگوں کو اپنا دشمن بنا لوں؟ مجھے اپنی اور اپنے گھر بار کی سلامتی عزیز ہے۔ مجھ سے ایسا نہ ہو سکے گا۔ میری طرف سے صاف جواب ہے“۔

حضرت زیدؓ ناکام واپس آئے۔ رسول اللہ کو اخنس کے جواب سے آگاہ کیا۔

اب آپؐ نے اپنے پیغامبر کو سہیل بن عمرو کے پاس بھیجا جو ملّہ کا ایک اہم سردار تھا۔

حضرت زیدؓ سہیل بن عمرو کے پاس گئے اور رسول اللہ کا پیغام دیا تو اس نے بھی وہی جواب دیا جو اخنس نے دیا تھا۔ اس نے کہا:

”میری طرف سے اپنے آقا سے کہو میں کسی کی سلامتی کا ذمہ نہیں لے سکتا اور نہ کسی کو پناہ دے سکتا ہوں۔ تمہارے آقا کو پناہ دینے کی صورت میں مجھے کون پناہ دے گا۔ قریش ملّہ تو میرے گھر کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے“۔

”حضرت زیدؓ یہاں سے بھی مایوس واپس لوٹے۔ سہیل کے جواب سے رسول اللہ کو آگاہ کیا۔ اب آپؐ نے حضرت زیدؓ کو مطعم بن عدی کے پاس بھیجا۔ وہ پیغام لے کر مطعم کے پاس گئے۔ مطعم نے پیغام سن کر حامی بھری اور بولا۔

”جاؤ اپنے آقا سے کہو میں پناہ دینے کے لیے تیار ہوں“

حضرت زیدؓ خوشی خوشی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یا رسول اللہ! مطعم نے آپؐ کو پناہ دینے کی حامی بھر لی ہے''۔

روایت ہے مطعم بن عدی دوسرے دن صبح کے وقت خود بھی مسلح ہوا اور اپنے بیٹوں اور بھتیجوں کو بھی مسلح کر کے خانہ کعبہ میں آیا۔ اس وقت قریش کے کچھ سردار وہاں پہلے ہی موجود تھے۔ مطعم نے ان کے سامنے یہ اعلان کیا۔

''میں نے محمدؐ کو پناہ دینے کی حامی بھر لی ہے''۔

ابو جہل نے پوچھا

''کیا تم لڑنے آئے ہو؟''

مطعم بن عدی نے جواب دیا۔

''لڑنے کا ارادہ تو نہیں۔ اگر تم اس معاملے میں لڑو گے تو لڑوں گا''۔

''مگر تم اپنی قوم کو چھوڑ کر اپنی قوم اور اس کے خداؤں کے دشمن کیوں ہو گئے ہو۔ تم نے قوم کے بتوں کو توڑنے والے کو پناہ کیوں دی ہے؟'' ابو جہل نے پوچھا۔

''مسافروں کو پناہ دینا۔ مظلوم کا ساتھ دینا اور مہمانوں کی خاطر تواضع کرنا میرے قبیلے کی پرانی روایت ہے۔ میں نے محمدؐ کو پناہ دی ہے اور اس کی حفاظت کرتے ہوئے ہم سب اپنی جان تک دے دیں گے''۔ مطعم نے جواب دیا۔

''اچھا تو پھر جسے تو نے پناہ دی ہم بھی اسے پناہ دیتے ہیں''۔ ابو جہل بولا۔

''بہت ٹھیک ہے۔ اچھا ہوا کہ ہم میں خون خرابے کی نوبت نہیں آئی''۔ مطعم نے کہا۔

''مگر میں تم سے ایک اور بات پوچھتا ہوں اور وہ یہ کہ تم محض محمدؐ کو پناہ دینے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے ہو یا محمدؐ کے تابع ہو گئے ہو"؟ ابو جہل نے پوچھا۔

"پناہ دینے والا"۔ مطعم نے جواب دیا۔

اس کے بعد انہوں نے رسول اللہ کو اپنی حفاظت میں آپؐ کے گھر تک پہنچایا۔ مطعم کا یہ احسان رسول اللہ کو ہمیشہ یاد رہا۔ جنگ بدر کے موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ کاش آج مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور بدر کے مشرک قیدیوں کو مجھ سے طلب کرتے تو میں یہ سارے قیدی اس احسان کے بدلہ میں مطعم بن عدی کو دے دیتا جوانہوں نے مجھے اپنی پناہ میں لے کر کیا تھا۔ مگر مطعم اس وقت زندہ نہ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مائیں وہ بیٹے

ابوعبدالرحمٰن فروخ مدینہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے خراسان کی جنگ میں جانے کا فیصلہ کیا۔ اپنی بیوی سے رخصت ہوتے وقت ابوعبدالرحمٰن نے انہیں تیس ہزار اشرفیاں دیں اور کہا کہ انہیں سنبھال کر رکھنا اگر میں جہاد سے زندہ واپس لوٹ آیا تو ان سے تجارت کروں گا۔ ہاں اگر میری غیر حاضری میں کوئی ضرورت پیش آ جائے تو اس رقم میں سے جتنی چاہو خرچ کر سکتی ہو۔ اور میرے جانے کے بعد اللہ تمہیں لڑکا دے یا لڑکی اس کی پرورش نہایت اچھے طریقے سے کرنا''۔ یہ کہہ کر انہوں نے بیوی کو خدا حافظ کہا اور دمشق جا کر اسلامی لشکر میں شامل ہو گئے۔

فروخ جہاد پر نکلے تو ایک کے بعد دوسری' دوسری کے بعد تیسری اور تیسری کے بعد چوتھی مہم پیش آتی گئی۔ اس طرح گھر سے نکلے ستائیس برس گزر گئے۔ اس عرصہ میں نہ گھر آ سکے اور نہ گھر والوں کی خیریت کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکا۔ ادھر ان کے گھر سے نکلنے کے پانچ مہینے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی بیوی کو ایک بیٹا عطا کیا۔ جس کا نام انہوں نے ربیعہ رکھا۔ ام ربیعہ (ربیعہ کی والدہ) نے بیٹے کی پرورش بڑے اچھے طریقے سے کی۔ لڑکا جب کچھ بڑا ہوا تو اس کی تعلیم و تربیت کا اچھے سے اچھا انتظام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ یہاں تک کہ شوہر کی دی ہوئی تمام اشرفیاں بیٹے کی تعلیم پر خرچ کر دیں۔

ان کے بیٹے ربیعہؒ انتہائی ذہین اور محنتی تھے' انہوں نے چھوٹی سی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ اور پھر چند سالوں کے اندر قرآن' حدیث' فقہ' ادب اور دوسرے تمام علوم میں ایسی مہارت حاصل کر لی کہ سارے عرب میں ان کے علم کی شہرت پھیل گئی اور وہ بیس بائیس سال کی عمر میں اپنے وقت کے امام مانے جانے لگے۔ امام ربیعہؒ روزانہ مسجد نبویؐ میں بیٹھ کر لوگوں کو تعلیم دیتے اور دور دور سے طلبہ آ کر ان سے علم حاصل کرتے۔ ان طلبہ میں سے کئی ایک بعد میں اپنے وقت کے امام بنے۔ امام مالکؒ امام سفیان ثوریؒ اور امام اوزاعیؒ جیسے لوگ امام ربیعہؒ ہی کے شاگرد تھے۔

ستائیس سال بعد امام ربیعہؒ کے والد فروخ کو جہاد سے فراغت ملی تو سیدھا وطن کا رخ کیا۔ کئی دن کے سفر کے بعد مدینہ پہنچے۔ گھوڑے پر سوار تھے۔ تلوار کمر سے بندھی ہوئی تھی اور ایک لمبا سا نیزہ ہاتھ میں تھا۔ گھر کے دروازے پر پہنچے' نیزے کی نوک سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ امام ربیعہؒ دروازہ کھول کر باہر آئے۔ باپ بیٹا ایک دوسرے کو جانتے نہ تھے۔ فروخ نے گھر کے اندر داخل ہونا چاہا۔ امام ربیعہؒ نے انہیں روکا اور کہا ''اے شخص! تم میرے مکان میں اجازت کے بغیر کیوں داخل ہو رہے ہو؟''۔

''اے خدا کے دشمن' یہ میرا اپنا گھر ہے تو اس میں کیوں گھسا ہوا ہے؟'' فروخ نے جواب دیا۔ جواب میں امام ربیعہؒ نے بھی سخت بات کہی۔ بات بڑھ گئی۔ شور سن کر کئی ہمسائے بھی جمع ہو گئے۔ ربیعہؒ فروخ سے کہہ رہے تھے ''خدا کی قسم! میں تجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کے حاکم کے پاس لے جائے بغیر نہ چھوڑوں گا''۔فروخ بھی اسی قسم کی باتیں کر رہے تھے۔کسی نے امام مالکؒ کو اس جھگڑے کی اطلاع دی۔ استاد کا معاملہ تھا۔ امام مالکؒ فوراً وہاں آ گئے اور نرم لہجے میں فروخ سے کہا ''میاں آپ زبردستی کسی دوسرے کے مکان میں کیوں گھسنا چاہتے ہیں؟ آپ کسی دوسری جگہ کیوں نہیں ٹھہر جاتے''۔ یہ بات سن کر فروخ نے اپنا تعارف کرایا اور کہا کہ یہ میرا اپنا گھر ہے۔ میں ستائیس برس بعد جہاد سے واپس آیا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ لوگ مجھے نہیں پہچانتے۔ اسی اثناء میں ام ربیعہ کے کانوں میں شوہر کی آواز پڑی۔ دروازے کے سوراخ میں سے باہر جھانکا تو شوہر کو فوراً پہچان گئیں۔ امام ربیعہؒ اور فروخ دونوں کو اندر بلوایا۔ امام ربیعہؒ کو بتایا کہ یہ تمہارے والد ہیں اور فروخ کو بتایا کہ یہ نوجوان آپ کا بیٹا ہے۔ جو آپ کے جہاد پر جانے کے بعد پیدا ہوا تھا۔ دونوں باپ بیٹا گلے لگ کر خوب روئے۔

فروخ نے کھانا کھایا۔ کچھ دیر آرام کیا اس کے بعد بیوی سے اپنی دی ہوئی رقم کے بارے میں پوچھا۔ بیوی نے جواب دیا اطمینان رکھیے ساری رقم محفوظ ہے۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ امام ربیعہؒ نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد بیوی نے شوہر سے کہا آپ بھی نماز پڑھ آئیں۔ فروخ نماز پڑھنے مسجد نبویؐ میں پہنچے تو دیکھا کہ ساری مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔ ان کے درمیان ایک صاحب بڑی شان سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ تمام لوگ ادب اور احترام سے سر جھکائے ان صاحب کا درس سن رہے ہیں۔ درس دینے والے نے اونچی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ اس لیے فروخ دور سے انہیں نہ پہچان سکے۔ کسی سے پوچھا ''یہ بزرگ کون ہیں؟'' اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیران ہو کر کہا ''آپ انہیں نہیں جانتے یہ ابوعبدالرحمٰن فروخ کے بیٹے امام ربیعہؒ ہیں''۔ فروخ نے یہ الفاظ سنے تو خوشی کے مارے آنکھوں میں آنسو نکل آئے۔ اور ان کے منہ سے نکلا ''اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے میرے بیٹے کا درجہ اتنا بلند کیا۔'' خوشی خوشی گھر آئے بیوی کو بتایا کہ آج جو عزت انہوں نے اپنے بیٹے کی دیکھی ہے اس سے پہلے کسی بڑے سے بڑے آدمی کی نہیں دیکھی۔

شوہر کے جذبات دیکھ کر بیوی نے پوچھا ''آپ کو بیٹے کی یہ عزت اور شان پسند ہے یا تیس ہزار اشرفیاں؟'' فروخ نے جواب دیا ''اس عزت اور شان کے سامنے تیس ہزار اشرفیوں کی کوئی حیثیت نہیں''۔ بیوی نے کہا ''تو پھر سن لیں میں نے تیس ہزار اشرفیاں اس کی تعلیم پر خرچ کر دیں''۔ فروخ نے کہا 'خدا کی قسم! ان اشرفیوں کا اس سے زیادہ اچھا استعمال اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ میرے بیٹے کو ایسے خزانے کا مالک بنا دیا جو کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدۂ بندگی

گول کنڈہ کے قلعہ کا محاصرہ جاری تھا۔ سیکڑوں سال پرانا یہ قلعہ بہت مضبوط تھا۔ تانا شاہ کی فوجیں قلعے کی بلند فصیلوں سے اورنگ زیب عالم گیر کی فوجوں پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہی تھیں۔ مگر اورنگ زیب کا لشکر ایمان کی قوت کے زور پر تیروں کی بارش میں بھی سکون و اطمینان سے محاصرہ جاری رکھے ہوئے تھا۔ تیر چلانے والے سوچ رہے تھے کہ یہ کیسے انسان ہیں جو نہ تیروں سے خوفزدہ ہیں اور نہ خون میں نہانے سے ڈرتے ہیں۔

فتح کا لمحہ قریب آ پہنچا۔ اورنگ زیب کی فوجیں آہنی پھاٹکوں کو چیر کر قلعہ کی چوٹیوں تک پہنچنے والی تھیں۔ بہت بڑی کامیابی سامنے تھی۔ بہت زیادہ مال و دولت ملنے والا تھا کہ اچانک اذان دینے والے نے آواز بلند کی اللہ اکبر اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ حی علی الصلاۃ' حی علی الفلاح' نماز کی طرف آؤ۔ کامیابی کی طرف آؤ۔ لشکر نے آواز سنی تو سپاہی اس آواز کی طرف دوڑنے لگے۔ عین اس وقت جب ان کی ہفتوں کی محنت کامیاب ہونے والی تھی' جب قلعہ اور قلعہ والے ان کی غلامی میں آنے والے تھے' اللہ کے یہ بندے اللہ کی غلامی کا اعلان کرنے کے لیے نماز کی تیاری میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصروف ہو گئے۔

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز

عجیب منظر تھا۔ صفیں بننے لگیں۔ کافر حیران تھا۔ تانا شاہ اور اس کی فوجوں کو یقین ہی نہیں آتا تھا کہ کچھ انسان ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو شاہی خزانوں کے قریب پہنچ جائیں اور ان سے منہ موڑ کر ان دیکھے خدا کے حضور سر جھکا دیں۔ انہوں نے نماز کے دوران میں ہی مسلمانوں پر حملے کا پروگرام بنایا۔ وہ سوچ رہے تھے کہ جیسے ہی نماز کی حالت میں نمازیوں پر تیروں کی بارش برسے گی صفیں ٹوٹ جائیں گی اور نمازی گھبرا کر چھپنے کی جگہ تلاش کریں گے۔ تکبیر پڑھی گئی۔ امام صاحب مصلّے پر آ گئے۔ قلعہ کی فصیل سے ایک تیر آیا اور امام صاحب کے جگر میں لگا۔ امام کی لاش جائے نماز کے کنارے پر گری۔ ایک لمحہ بھی نہ گزرا تھا کہ دوسرا امام صف سے نکل کر خدا کے نام پر قربان ہونے کے لیے آ کھڑا ہوا۔ تانا شاہ اور اس کے سپاہی حیرت کے مارے بت بنے کھڑے تھے۔ دوسرا تیر کمان سے نکلا اور دوسرا امام بھی شہید ہو گیا۔ ایک لمحے کے لیے مصلّٰی خالی رہ گیا۔ تیسرا امام کون بنے گا؟ کون جانتے بوجھتے اپنی موت کو آواز دے گا؟ سب یہی سوچ رہے تھے۔ تانا شاہ اور تیر برسانے والے سپاہی اس انتظار میں تھے کہ ان کے تیروں کا نشانہ کون بنے گا؟ قلعہ کی فصیل پر کھڑے تانا شاہ اور اس کے سپاہیوں نے فخر سے بھرپور ایک بلند قہقہہ لگایا کہ شاید ایمان والے ڈر گئے۔ مگر یہ کیا۔ دوسرے ہی لمحے ان کے منہ حیرت سے کھلے کے کھلے رہ گئے۔ تیر اور کمانیں ان کے ہاتھوں سے چھوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر زمین پر آ گریں۔ ان کی آنکھوں نے یہ حیران کر دینے والا منظر دیکھا کہ یقینی موت کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنے والا کوئی عام سپاہی نہیں بلکہ ہندوستان کا بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر خود تھا۔ ہندوستان کے بادشاہ نے اپنی جان سب جہانوں کے بادشاہ پر قربان کر دینے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ تانا شاہ اور اس کی فوج کے دل جو نفرت سے بھرے ہوئے تھے' یہ منظر دیکھ کر عقیدت سے بھر گئے۔

تانا شاہ چیخ اٹھا ''نہیں' شہنشاہ پر کوئی تیر نہ چلایا جائے۔ یہ انسان نہیں دیوتا ہے''۔ لیکن شہنشاہ نے پوری جماعت کے ساتھ خدا کے حضور سجدہ کرتے ہوئے گویا یہ اعلان کیا کہ وہ دیوتا نہیں صرف انسان ہے۔ خدا کا ایک عاجز بندہ اور کمزور انسان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف آخر

بچے جنت کے پھول ہیں۔

یہ حدیث نبویؐ نہ صرف لفظی اعتبار سے بہت خوبصورت ہے بلکہ معنی کے لحاظ سے بھی بہت زیادہ اہم ہے۔ جس طرح رنگ برنگے اور مختلف خوشبو والے نرم و نازک پھولوں کی آبیاری کے لیے مناسب غذا اور تہذیب کی ضرورت ہوتی ہے' اسی طرح بچوں کی نشو ونما کے لیے بھی اچھی تعلیم و تربیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر بچہ نیک اور پاکیزہ فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے۔

بچوں تک مثبت تعمیری اور صحت مند اقدار حیات کو پہنچانے اور ان کی ذہنی سطح کے لحاظ سے انہیں مخاطب کرنے کی ذمہ داری محض مدارس کے معلمین اور معلمات کی نہیں ہے۔ اس میں والدین' رشتہ دار اور معاشرہ کے افراد بھی یکساں طور پر شریک ہیں۔ کہانیوں کے ذریعے سے بچوں تک اپنا پیغام پہنچا کر ہمارا فرض پورا نہیں ہو جاتا۔ یہی سبب ہے کہ روایتی طور پر کہانی کے ساتھ کہانی گو کبھی دادی اماں کی شکل میں' کبھی نانی اماں کی شکل میں اور کبھی بہن کی شکل میں یہ کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ آج بھی اس بات کی ضرورت ہے کہ اساتذہ اور والدین ان کہانیوں کے مضامین کو بچوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ گفتگو کا موضوع بنائیں تا کہ ان کے ذہنوں میں نہ صرف راست فکر کے بیج بوئے جائیں بلکہ فکر کی نمو و ترقی میں آسانیاں پیدا ہو سکیں۔

دعوۃ اکیڈمی نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ۱۹۸۷ء میں ''شعبہ بچوں کا ادب'' قائم کیا۔ یہ شعبہ بچوں کے ادب میں مروجہ روایتی انداز کو ترک کر کے بچوں کی عمر اور تعلیمی استعداد کو سامنے رکھتے ہوئے پرائمری' مڈل اور ہائی اسکول کے بچوں کے لیے تین گروپوں میں دلچسپ اور بامقصد کتب تیار کر رہا ہے۔ ہر کام میں مزید ترقی و بہتری کی گنجائش رہتی ہے۔ ہماری یہ کوشش کس حد تک کامیاب ہوئی ہے' اس کا فیصلہ تو قارئین ہی کر سکتے ہیں۔ ہمیں بچوں' والدین اور اساتذہ کی آراء کا انتظار رہے گا تا کہ ان کتب کو مزید بہتر اور مفید بنایا جا سکے۔

ڈائریکٹر

دعوۃ اکیڈمی' اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کا ادب

بچوں کے اخلاق و کردار کو سنوارنے، اچھا مسلمان اور سچا پاکستانی ہونے کے احساس کو بیدار کرنے کے لئے دعوۃ اکیڈمی، کی دلچسپ اور بامقصد کتب کا مطالعہ کیجئے۔

پیارے رسول کی پیاری باتیں	محمد ﷺ	قرآنی دنیا کی سیر
رحم دلی کا انعام	نجاشی کا دربار	وہ ایک تتلی تھی
دو مائیں	جدا ہوئے تو مرے	دیس ہمارا پاکستان
ریچھ اور گلہری	چاندی کا جوتا	زندگی کے آداب
نیت کا پھل	پھول ہی پھول	پتنگ کا انجام
نافرمان بیٹا	غلطی کا نتیجہ	میں ایک چڑیا ہوں
بطخ کا بچہ	انوکھا خزانہ	

دعوۃ اکیڈمی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

مطبع : ادارہ تحقیقات اسلامی پریس، اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ